www.emarsiya.com

جہد و جہاد

حالات وحادثات میں محصور ہے حیات

انتساب

میں اپنی یہ کوشش عزیزی سید آل احمد نقوی ابن سید محمد عباس ذاکر حسینؑ
وکیل مرحوم سے منسوب کرتا ہوں جو خود بھی ذاکر حسینؑ تھے

آثر سلطانپوری

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہد و جہاد

(۱)

حالات و حادثات میں محصور ہے حیات　　تحریکِ انقلاب سے معمور ہے حیات
بے جاں خموشیوں سے بہت دور ہے حیات　　ہنگامہ خیز سانسوں کا منشور ہے حیات
اژرق سا ڈیل ڈول جو ساکت ہے فوت ہے
جب روح کی رمق ہی نہ ہو تن میں موت ہے

(۲)

سکتہ نہیں سکوں نہیں حرکت ہے زندگی　　دھڑکن ہے دل کی نبض کی ضربت ہے زندگی
تگ، تاز، دوڑ، مشق، مشقت ہے زندگی　　ہمت ہے ولولہ ہے شجاعت ہے زندگی
زندہ دلوں کی حرکت محبوب ہے حیات
زندوں میں منقلب ہو جو مرغوب ہے حیات

(۳)

مہر زمیں کہ مہرۂ گردش ہے زندگی　　موسم کی روز و شب کی نگارش ہے زندگی
کرنوں میں آفتاب کی تابش ہے زندگی　　باراں کا شور ابر کی شورش ہے زندگی
اظہارِ زندگی کا جہد ہے جہاد ہے
جو غیر کے ہلائے ہلے وہ جماد ہے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴)

ہے یہ جماد اک جسد بے دل و دماغ
کاٹو تو خون کا نہ کہیں درد کا سراغ
پھوڑے نہ ماسخورے نہ سرطاں نہ شب چراغ
سڑتا ہے کوئی زخم نہ پڑتا ہے کوئی داغ
حرکت میں آپ سے جو جمادی جسد نہیں
محتاجگی یہی ہے کہ جدوجہد نہیں

(۵)

مخلوق ہے جماد بھی بالیدگی سے دور
لیکن اسی کے دم سے نباتات کا ظہور
بالیدہ ہو کے سر تو اٹھا لے شجر ضرور
در چھوڑ کر نہ دربدری کا کرے قصور
محدود اپنی حد سے ہو باہر قصور ہے
سیر و سفر نبات کی قسمت سے دور ہے

(۶)

حیوان کا نصیب کہ وہ گھومتا پھرے
وادی سے سبزہ زار سے جنگل سے کھیت سے
کھا کر نبات پیٹ کو بھر لے جہاں ملے
ناپے زمین عقل سے پیدل مگر رہے
بے عقل بے شعور جدھر سر اٹھاتا ہے
بے منہ کا بے زباں ہے مگر مار کھاتا ہے

(۷)

عقل و خرد نصیب میں انساں کے آئے ہیں
طاقت کے جو خدا نے نمونے بنائے ہیں
انسان کے حضور میں سب سر جھکائے ہیں
عقل و شعور قوتِ عالم پہ چھائے ہیں
انساں پلے بڑھے ہلے ڈولے بھی عقل سے
اسرار کائنات کے کھولے بھی عقل سے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۸)

مخلوق میں اسی لئے افضل ہوا بشر — پہلے بشر تھے حضرت آدمؑ زمین پر
آدم کی نسل بڑھ کے جو پھیلی اِدھر اُدھر — دنیا بسی جو بس گئے انساں نگر نگر
انسان نے شعور کا سکہ جما لیا
اپنا مطیع سارے جہاں کو بنا لیا

(۹)

سارا جہاں بشر کی اطاعت کے واسطے — لیکن بشر خدا کی عبادت کے واسطے
قانون ڈھل گئے بشریت کے واسطے — آئے نبی امام ہدایت کے واسطے
قانون لے کے آنا نبوت کا کام تھا
قانون پر چلانا امامت کا کام تھا

(۱۰)

جاری ہوا جہان میں اللہ کا نظام — پہلے بشر سے پہلی نبوت کا انصرام
آنے لگے نبی پہ نبی حسب التزام — ختم الرسلؐ تک آ کے نبوت ہوئی تمام
حبل المتیں نبیؐ تھا اسی کو بلالیا
طاغوت کے اندھیروں نے امت کو آلیا

(۱۱)

طاغوت شیطنت میں بلا کے ذہین تھے — دنیا پرست دشمنِ دینِ مبین تھے
اسلام ایک جتنے تھے منہ اتنے دین تھے — سارے ہی دین وارث حبل المتین تھے
دیں پروروں میں ایسی دھما چوکڑی ہوئی
حبل المتیں بکھر کے تہتر لڑی ہوئی

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۱۲)

ہم باوثوق عروہ وثقیٰ کے ساتھ تھے — بارہ نقوش راہنمائے حیات تھے
صدیوں وہ نقش روشنیٔ دینیات تھے — رسّی رسول پاکؐ کی تھی اپنے ہاتھ تھے
مدت سے اب جو ہاتھ میں رسی نہیں رہی
بندھن بغیر قوم بندھی بھی نہیں رہی

(۱۳)

بعداز نبیؐ ہدایت حقہ کا انتظام — مبعوث اپنے وقت پہ ہوتے رہے امام
ہوتے رہے امام تو نافذ رہا نظام — اللہ کیوں یہ بند ہوا چلتے چلتے کام
ضو بخشیٔ سراجِ ہدایت نہیں رہی
کیا ہم کو احتیاجِ ہدایت نہیں رہی

(۱۴)

یا ہم اب اپنی آپ ہدایت کیا کریں — جتنے خیال اتنی شریعت بنا کریں
ہم اپنی اپنی شرع پہ چل کر لڑا کریں — اس دور انتشار میں اللہ کیا کریں
آئی ندا نجات دہندہ امام ہے
پردے میں ہے مگر ترا زندہ امام ہے

(۱۵)

انسان ہوں گے خلق ارادہ ازل سے تھا — یکجان ہم نے چار عناصر کو کر دیا
یارانہ باد و آب و گِل و نار میں ہوا — غیظ و غضب تھی نار تو حرص و ہوس ہوا
پانی میں تھا بہاؤ ہوا میں اڑان تھی
طینت میں ایک خاک کی سب کو امان تھی

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۱۶)

انسان کے سجاوَ کو بھیجے گئے نبی　　آدمؑ تھے پہلے اور محمدؐ تھے آخری
انسانیت کچھ ایسی نبیؐ نے سنوار دی　　اب خلق میں نبیؐ کی ضرورت نہ رہ گئی
پیغمبری نے اپنی طرح کے دیئے امام
عالم کا کاروبار چلایا کئے امام

(۱۷)

اپنی طرح نبیؐ نے سنوارے تھے جب امام　　محفوظ تھے حصار میں عصمت کے سب امام
خود شہر علم رب تو درِ علم رب امام　　تھے ذمہ دار تزکیۂ نفس اب امام
زشتیِ ڈھلی تو نفس کی علت بدل گئی
نیکی بنی بدی کی جبلت بدل گئی

(۱۸)

یہ ایک دن میں نفس کی زشتی ڈھلی نہیں　　عمریں اماموں کی اسی پاکی میں لگ گئیں
مقتل کو جان، زندگی زنداں کو نذر کیں　　انگشتری پہ یوں ہی نہیں جڑ گیا نگیں
بارہ مطہرین نے جب دل جلائے ہیں
طاہر نگینے تب یہ کہیں جگمگائے ہیں

(۱۹)

ابلیس سیدھی راہ پہ رب سے یہ کہتا تھا　　دیکھیں لگے تو راہ کوئی مخلصوں سوا
بھولے سے بھولا بھالا اگر کوئی آ گیا　　وہ میرے سبز باغ سے آگے نہ جائے گا
خلقت ہے تیری سب مرے محکوم بندے ہیں
مخلص ترے گنے چنے معصوم بندے ہیں

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۰)

فرمایا تیرا خواب ہے ابلیس یہ خیال　　　تو بندگی کو سمجھے تو بندوں کا جانے حال
چودہ کے بعد رہتا ہے عصمت کا کیا سوال　　　پھر بھی نہ میرے بندوں سے مس ہوگا تیرا جال
بندے مرے مچائیں گے جب دھوم وقت پر
ہو جائے گی یہ بات بھی معلوم وقت پر

(۲۱)

ابلیس سیدھی راہ پہ بیٹھا ہے آج بھی　　　پیروں کے نیچے تخت سرِ فرق تاج بھی
مستحکم اس کا نفس پہ انساں کے راج بھی　　　اُبھرے اِدھر نفوس طہارت مزاج بھی
ظاہر ہے کور دبنے لگی اختیار کی
مینڈک کو چھینک آنے لگی اقتدار کی

(۲۲)

سازش ہوئی یہ بارگہہ اقتدار میں　　　طیب درخت دب گیا کب کا مزار میں
اب باغ میں ہیں پیڑ ہمارے قطار میں　　　آتے ہیں کیسے پھول علیؑ کے بہار میں
اب یوں مٹیں جہان سے آثار فاطمہؑ
مہکے تو زہر ہے گل گلزار فاطمہؑ

(۲۳)

ٹھہری کئی دنوں کی یہ سر مغزنی کے بعد　　　ابن نبیؐ نہ ہو حسنؑ ابن علیؑ کے بعد
اب کوئی فاطمی نہ ہو اس فاطمی کے بعد　　　وارث فقط ہو لاولدی عسکری کے بعد
کیا کہنا اس ولادتِ موسیٰ مثال کا
میت پڑھے پدر کی پسر پانچ سال کا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۴)

اسلام پر یہ قُربِ قیامت کا وقت تھا　　　بالغیب مومنین کا آغاز ابتلا
درپیش تھا حفاظت ہادی کا مرحلہ　　　مہدیؑ کو حصنِ غیب میں مکنون کر دیا
ہے مصحفِ کریم کتاب غیاب میں
کیا رجس کا گذر ہو مطہر کتاب میں

(۲۵)

یہ امتحاں کا دور ہے کانٹے کا دور ہے　　　مختاریٔ بشر کو پرکھنے کا دور ہے
ایماں پہ غائبانہ عقیدے کا دور ہے　　　پردے میں ہیں امام وسیلے کا دور ہے
کیا نام کیا مقام وسیلہ تلاش کر
مل جائیں گے امام وسیلہ تلاش کر

(۲۶)

آفات سے امام ہے دیوار حفظ دیں　　　حکمت کا قصر، علم کا در، مصدر یقیں
ہر دم نگاہِ قول و عمل، صدق و عدل ہیں　　　ہوگا وسیلہ بھی انہیں اوصاف کے قریں
طینت میں صدق و عدل کی رو دوڑتی تو ہو
معصوم تو نہ ہوگا مگر متقی تو ہو

(۲۷)

موت و حیات دیتے ہیں اس ابتلا کا پھل　　　دیکھیں تو کتنے لوگ ہوئے احسن العمل
دیکھیں تو کس بلندی پہ ہے عدل کا محل　　　دیکھیں کہ آئے ظلم کے ماتھے پہ کتنے بل
جب ظلم، دیں کو جبر کی طاقت دکھائے گا
ایوانِ صدق و عدل کو تقویٰ بچائے گا

Scanned with CamScanner

(۲۸)

ہے متقی محافظ دین الٰہ بھی اولیٰ کی سمت علم و عمل کی نگاہ بھی
عادل بھی ہے کہ ظلم کی روکے ہے راہ بھی ملت کے واسطے سبب عز و جاہ بھی
تحصیل علم دیں کے لئے وقف زندگی
خدمات صالحین کے لئے وقف زندگی

(۲۹)

اے دل نشانِ عروۂ وثقیٰ ہے مجتہد عکس حجاب عرش معلیٰ ہے مجتہد
راہِ دیار غیبت کبریٰ ہے مجتہد آثار کہہ رہے ہیں وسیلہ ہے مجتہد
تن من سے جو ہو غرق حقوق العباد میں
ہاں مجتہد وہی ہے جہد میں جہاد میں

(۳۰)

ہے مجتہد فقیہ وسیلہ امام کا امت میں منصرم ہے امامت کے کام کا
اک معتبر غلام علیؑ کے غلام کا رکھتا ہے اختیار حلال و حرام کا
پروانۂ حبیب امامت کی مہر ہے
عباس کا نقیب امامت کی مُہر ہے

(۳۱)

یہ دور ابتلا ہے وسیلے کے ساتھ چل اپنی چلا کے دین کے مت راستے بدل
آ منزل یقین میں اوہام سے نکل سب کچھ امام دیکھ رہے ہیں سنبھل سنبھل
جو حکم مجتہد کا ہے حکم امام ہے
تقلید پیروئ امامت کا نام ہے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۳۲)

ہیں مجتہد کے ساتھ امامت کی محنتیں　　سوچیں ذرا وہ غیبت صغریٰ کی زحمتیں
کیا تھیں عبث وہ دور خطر میں نیابتیں　　مومن میں پیروی کی یہ ڈالی تھیں عادتیں
تقلید کے نظام کے اجرا کے واسطے
مشقیں کرائیں غیبت کبریٰ کے واسطے

(۳۳)

پہنچا جو عہد غیبت صغریٰ بہ اختتام　　کہنے لگے علیؑ محمدؒ سے یہ امام
چھ دن کے بعد تجھ کو بھی آنے کو ہے پیام　　اب آج سے ہماری ملاقات ہے تمام
اب میری ذات غیب کا سربستہ راز ہے
صحبت کا مدعی کوئی بہتاں طراز ہے

علی ابن محمد سمری رحمتہ اللہ علیہ غیبت صغری میں امام کے چوتھے اور آخری نائب تھے۔(احسن المقال)

(۳۴)

وہ بولے اپنے دیں کا نگہباں تو ہے خدا　　لیکن یہ مومنوں کے مسائل کا ہوگا کیا
اب ان کی مشکلوں کی گرہ کون کھولے گا　　اب حل کرے گا کون فقہ کا معاملہ
فرمایا باخدا علماء کا یہ کام ہے
اب نص و اجتہاد کا شرعی نظام ہے

مجاری الامور بید العلماء باللہ الامنا علی حلالہ وحرامہ (احسن المقال عباس قمی)

(۳۵)

علماء حق امیں ہیں حلال و حرام کے　　اب ہیں امام سے وہی رشتے عوام کے
امت میں اب وہی ہیں وسیلے امام کے　　محرم وہی ہیں راز قعود و قیام کے
میری دلیل وہ، میں دلالت خدا کی ہوں
حجت وہ سب پہ ان پہ میں حجت خدا کی ہوں

(۱) فانہ حجتی علیکم وانا حجۃ اللہ علیہم (احسن المقال، عباس قمی)

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۳۶)

جس طرح ایک بیج سے جڑ اور تنے چلے　　پھر اس میں شاخ و برگ و ثمر جھولنے لگے
اسلام اس طرح ہے نبی و امام سے　　جڑ ہیں نبی امام معہ مجتہد تنے
ہم شاخ و برگ لائیں گے پھل فصل فصل سے
وابستہ رہ تنے سے اٹھا فیض اصل سے

(۳۷)

ہوتے ہیں مجتہد متعدد شمار میں　　سب اتحاد کر کے لگے ہیں قطار میں
جو خوب سے ہو خوب گندھیں اس کے ہار میں　　تقلید سے ہٹے تو گئے انتشار میں
ذرے الگ الگ جو رہے گھر نہ بن سکے
قطرے بکھر گئے تو سمندر نہ بن سکے

(۳۸)

دس مجتہد پہ آپ ہوئے کیوں چراغ پا　　ظلمت بہت چراغ بہت کیا مضایقہ
عالم زیادہ ہوں تو بڑھے علم کی ضیا　　عالَم ہو دینِ آلِ محمدؐ کا مدرسہ
احمق ہے بیوقوف ہے زاغ والاغ سے
جو گھر کو پھونکنے لگے گھر کے چراغ سے

(۳۹)

اپنے غلط عمل پہ جو ہوتا ہے ہو جری　　گردانے خود کو منکر و معروف سے بَری
گم کردہ راہ کرنے لگے حرص رہبری　　ساون کا سور جیٹھ میں سوجھے ہری ہری
پہچان کیا ہو پھر اسے غیب و حضور کی
چالیس مجتہد ہیں ضرورت ظہرر کی

(۱) کتاب اہلسنت کے ایک عالم کی آثار قیامت میں لفظ مومن ہے مجتہد نہیں)

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۰)

یارب یہ گھرے سائے ہیں بخت سیاہ کے — جلوے بھی تیر دتار ہوئے مہر و ماہ کے
ہر سمت ہیں محیط اندھیرے نگاہ کے — یکساں ہیں سب گڑھے ہوں کہ روڑے ہوں راہ کے
وہ وقت ہے کہ ایک سے دس اب جلیں چراغ
ایسے میں موڑ موڑ پر یا رب جلیں چراغ

(۴۱)

جیسے حسینؑ کے تھے بہتر وفا شعار — یارب امام عصرؑ کو دے ویسے دس ہزار
کر دے پلک جھپکتے مہیا یہ جاں نثار — لمحات انتظار کا دامن ہو تار تار
پردہ ہٹادے شب کا سحر بے نقاب ہو
جلوے کرے صباح، صباحت شباب ہو

(۴۲)

اوڑھے ہوئے بہار ہو قوس وقزح کی شال — بدلی اٹھے پھوہار ہو جھرنے لگے گلال
الیاس چھیڑیں قاسم گل پیرہن کا حال — الٹیں خضر نقابِ رخ قاسم الجمال
عیسیٰ کہیں کہ ان کے جو سرکار باپ ہیں
ان کی ہی کنیت سے ابوالقاسم آپ ہیں

(۴۳)

خواجہ خضر حرم کے منارے سے دیں اذاں — بندھ جائے لحن اکبرِ جرار کا سماں
لہرا رہا ہو سقف پہ عباسؑ کا نشاں — ہوں صف بہ صف بنا کے جماعت نماز خواں
عیسیٰؑ اٹھائیں ہاتھ اقامت کے واسطے
مہدی ہوں سب سے آگے امامت کے واسطے

www.emarsiya.com

(۴۴)

صحن حرم میں پور رسالت کی وہ نماز　　استادہ ایک صف میں یہ محمود یہ ایاز
کھلتا ہوا انــا بشــر مثلکم کا راز　　مٹتا ہوا تونگر و مفلس کا امتیاز
پھولوں کے جام میں مئے شبنم بھری ہوئی
اور اوس کانٹے کانٹے کے منہ پر پڑی ہوئی

(۴۵)

ایوان اقتدار میں ہلچل مچی ہوئی　　سلطانی غیظ و غم کا مرقع بنی ہوئی
شاہی سپاہ جنگ پہ پرتولتی ہوئی　　حق سے مقابلے پہ حکومت تلی ہوئی
یہ کس نے میرے حکم کی دھجی اڑائی ہے
کس نے نماز آج حرم میں میں پڑھائی ہے

(۴۶)

شاہی محل سے کعبہ ربّ انام تک　　وردی سلاح بند بٹن سے بتام تک
تڑپے تفنگ و توپ سے تیغ و حسام تک　　یلغار فوج کی ہوئی بیت الحرام تک
ہلا حرم پہ مسلموں نے بول ہی دیا
اللہ سے جہاد کا در کھول ہی دیا

(۴۷)

مولائی پا کے خضر کو خضری اکڑ گئے!　　الیاس تھے امامی تو الیاسی لڑ گئے
ہتھے سے سب کے ماننے والے اکھڑ گئے　　عیسیٰ تھے مہدوی تو مسیحی بگڑ گئے
حد سے بڑھے تو قعر مذلت میں گر گئے
ہو کر خدا کے اپنے پیمبر سے پھر گئے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۸)

اب وہ رہے کہ جن کا سلوگن تھا لا الہٰ — اس مسلک یزید کا سفیانی سربراہ
دجلے کی سرزمین کا دجال بادشاہ — اپنے پرائے سب کو فقط کعبے سے تھی ڈاہ
دھاوا خدا کے گھر پہ کیا سب نے مل کے ساتھ
ہاتھ اٹھے ساتھ ہاتھ کے دل دھڑکے دل کے ساتھ

(۴۹)

نکلے امام سونتے ہوئے تیغ حیدری — شے کی تڑق پٹاخ ادھر حق نے سلب کی
ہائیڈروجنی ہو کہ طاقت ہو ایٹمی — بارود کے بغیر دھری کی دھری رہی
تلوار لئے جو مومنوں کی زد پہ آگئے
جو منہ پہ چڑھ کے آئے تھے سب منہ کی کھا گئے

(۵۰)

ابلیس چیخا بار الہٰا یہ کیا ہوا — میرا تمام کام بنا' نا بنا ہوا
فرمایا جال ہے یہ ترا ہی بُنا ہوا — اب دیکھ سحرؔ ظلم کا خود ٹوٹتا ہوا
ٹکرایا میرے بندوں سے جو پاش پاش ہے
اب تو گدھوں کی' تیرے گدھوں پر معاش ہے

(۵۱)

رو آئی سچ کی جھوٹ کا سب میل بہہ گیا — جب ظلم مٹ گیا تو فقط عدل رہ گیا
مینارۂ بلند تکبر کا ڈھہ گیا — ماہی سے مُہرؔ مِہر لئے تابہ مہ گیا
نادار بختیار کے ہم قلم ہو گئے
زیر و زبر سب علم کے تھے علم ہو گئے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۵۲)

قطبین سے ہے امن واماں غرب وشرق تک　　سب آشتی مزاج نشیمن سے برق تک
ملتا نہیں تونگر و مفلس میں فرق تک　　عادت میں جذب ہو گیا عادت کا خرق تک
عادت کوئی جو منفی فطرت نہیں رہی
فطرت کو احتیاج کرامت نہیں رہی

(۵۳)

دور یقیں ہے ختم ہوا فتنہ و فساد　　کعبے میں ہے لگا ہوا دربار عدل و داد
آنے لگی امام کو کرب و بلا کی یاد　　پیشی میں آئے کھنچ کے جفا جو، ستم نہاد
دست ملک میں ناک تھی جس بے ضمیر کی
ریزہ بہ ریزہ شکل بنی اس شریر کی

(۵۴)

نام زبوں پکار کے جس کا لیا گیا　　وہ اپنی داستان شقاوت سنا گیا
قاتل بھی خود شہید پہ روتا ہوا گیا　　ناگاہ شمر پیش ہوا حرملہ گیا
وہ زور وشور تا بفلک شور و شین کا
خانہ خدا کا مرثیہ خانہ حسینؑ کا

(۵۵)

رقت سے حاضرین کی ہچکی بندھی ہوئی　　چشم امام اشکوں کا دریا بنی ہوئی
بھیگی نگاہ شمر کا منہ دیکھتی ہوئی　　روداد ظلم تو بھی سنا اپنی کی ہوئی
کیوں کر نظر نبیؐ کے نواسے سے چار کی
کیا آنکھ تین روز کے پیاسے سے چار کی

Scanned with CamScanner

(۵۶)

وہ بولا شہ کو پیاس کی برداشت تھی نہ تاب آئی نظر جو خنجر بے آب کی سراب
حضرت نے تین بار کہا آب آب آب لیکن گلوئے خشک پہ خنجر چلا شتاب
امت کو اقتدار خلافت دکھا دیا
کاٹا سرِ حسینؑ سناں پر چڑھا دیا

(۵۷)

بعدِ حسینؑ فوج لعیں لوٹ کو بڑھی جھاڑو سے لے کر گھر کی چٹائی تلک لٹی
کھاتے تھے سب قسم جو ردائے بتولؑ کی زینب کے سر سے نوکِ سناں سے وہ کھینچ لی
پھر بی بیاں خود اپنی ردا پھینکنے لگیں
ساماں ان کے پاس جو تھا پھینکنے لگیں

(۵۸)

یہ حال تھا کہ بالی سکینہؑ نظر پڑی کانوں میں بندے پہنے تھی شہ کی وہ لاڈلی
اس کو پکڑ کے گال پہ سیلی رسید کی نوچے جو بندے خون میں لت پت وہ ہو گئی
لب پر چچا چچا تھا مسلسل دھائی میں
عباسؑ کا تڑپتا تھا لاشہ ترائی میں

(۵۹)

غارت کے بعد آگ سے خیمے بھڑک اٹھے سیدانیاں کہاں گئیں بچے کدھر گئے
بے حال بے حواس تھے سب ہوش تھا کسے عابد کو لائیں شعلوں سے زینب نکال کے
پھنکتا تمام جسم تھا تپ کے خروش میں
زینب جھنجھوڑتی رہیں آئے نہ ہوش میں

شفق۔۱۳

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۶۰)

اللہ یہ مریض کہاں، بیڑیاں کہاں　　گردن ڈھلی ہوئی کہاں طوق گراں کہاں
لنگر کمر سنبھال سکے اتنی جاں کہاں　　کانٹوں پہ جائے آبلہ پائی کہاں کہاں
کوفہ کہ حمص تھا کہ حلب تھا کہ شام تھا
منزل کوئی تھی دُرّوں کا دستور عام تھا

(۶۱)

حضرت کے منہ سے نکلا معاً ہائے جد میرا　　خیمے میں آنچ آگ کی وہ جھیلتا رہا
تپ کے مریض کو تو ٹھنڈائی کا کام تھا　　پانی تھا بند کیسی دوا شمر نے کہا
لکھ کر سزائیں شمر کی خاموش ہو گئے
دل میں اٹھا یہ درد کہ بیہوش ہو گئے

(۶۲)

بس اے آثر یہیں پہ کرو مرثیہ تمام　　صدمے سے ہے ملول بہت وقت کا امامؑ
حاضر رہو امامؑ کی خدمت میں صبح و شام　　دیں گے حیات سے متحرک وہی کلام
کلمہ رسولؐ کا ہے کلام امامؑ ہے
ان کا کلام ہی تو امامِ کلام ہے

Scanned with CamScanner